احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 4- دسمبر 1999ء - 25 شعبان 1420 ہجری- 4- فتح 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 276

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سستی سے پناہ کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں سستی اور کبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ میں آگ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے، مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة (البقرہ: 202) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے، لیکن کس دنیا کو؟ حسنة الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرة کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حسنہ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن (۔) کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنة الاخرة کا موجب ہو گی۔

یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں۔ کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور (۔) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا، بلکہ حسنة الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے۔ (۔) مومن کو چاہئے کہ وہ جدوجہد سے کام کرے، لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنا لو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔

(ملفوظات جلد اول 364)

حیثیت کے مطابق مالی قربانی

○ حضرت خلیفة المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔ پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے، خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

(خطبہ جمعہ 25- دسمبر 1992ء بمقام بیت الفضل لندن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ بین الاضلاع خدام

○ مقابلہ بین الاضلاع خدام سال 1998-99ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اول قرار پائی ہے۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ ضلع حیدر آباد دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور سوم قرار پائی ہے۔

چہارم ضلع عمرکوٹ
پنجم ضلع منڈی بہاؤالدین
ششم ضلع گوجرانوالہ
ہفتم ضلع ڈیرہ غازی خاں
ہشتم ضلع حافظ آباد
نہم ضلع اٹک
دہم ضلع خوشاب

مقابلہ بین الاضلاع اطفال

○ مقابلہ بین الاضلاع اطفال سال 1998-99ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور اول قرار پائی ہے۔ اس طرح مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع راولپنڈی سوم قرار پائی ہے۔

چہارم ضلع سیالکوٹ
پنجم ضلع کوئٹہ
ششم ضلع عمرکوٹ
ہفتم ضلع حیدرآباد
ہشتم ضلع گوجرانوالہ
نہم ضلع چکوال
دہم ضلع اٹک

(معتمد خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانادوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 85)

زندگی کا مقصد اعلیٰ

حضرت مسیح موعود نے 21 مئی 1883ء کو ایک پُر معارف مکتوب میں رقم فرمایا:۔

"دعاؤں جیسی کوئی چیز نہیں الدعاء مخ العبادۃ یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے۔

جو رب العرش تک پہنچ جائیں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔"

(الحکم 28 فروری 1934ء ص 9)

اقلیم فقر وتواضع کا تاجدار

جماعت احمدیہ کے قیام سے پانچ سال قبل حضرت مسیح موعود نے 28۔مارچ 1884ء کو لدھیانہ کے مشہور صوفی حضرت منشی احمد جان صاحب مصنف طب روحانی کے نام تحریر فرمایا:۔

"یہ عاجز سخت ناکارہ اور حقیر ہے اور حضرت ارحم الراحمین کا سراسر منت اور احسان ہے کہ اس نالائق پر بغیر ایک ذرہ استحقاق کے تفضلات کثیرہ کی بارش کر رہا ہے۔ قصور پر قصور پاتا ہے اور احسان پر احسان کرتا ہے اور ظلم پر ظلم دیکھتا ہے اور انعام پر انعام کرتا ہے۔ فی الحقیقت وہ نہایت رحیم وکریم ہے۔

ایسی زبان کہاں سے لاؤں جو اس کا شکر ادا کرسکوں۔ یہ عاجز ہیچ اور ذلیل اور بے بضاعت اور سراسر مفلس ہے اس نے خاک میں مجھے پایا اور اٹھالیا۔ اور نالائق محض دیکھا اور میری پردہ پوشی کی۔ میرے ضعف پر نظر کر کے مجھ کو آپ قوت دی اور میری نادانی کو دیکھ کر مجھ کو آپ علم بخشا میرے حال پر وہ عنائتیں کیں جن کو میں گن نہیں سکتا۔"

(بحوالہ الحکم 28 فروری 934ء ص 10)

الہام پورا ہونے کی خوشی میں پرلطف دعوت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی راوی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور منشی عبداللہ صاحب سنوری قادیان میں حضرت کے حضور حاضر تھے۔ ایک روز حضور نے ایک تازہ الہام سنایا جو تھوڑی دیر بعد پورا ہو گیا ہم نے عرض کی اس خوشی میں ہمیں گوشت کھلائیں چنانچہ حضور نے اس کا انتظام کرا دیا۔ جب کھانے کا وقت آیا تو حضرت ایک قاب لے آئے۔ منشی عبداللہ سنوری صاحب نے کہا حضور ہم نے تو گوشت کا وعدہ لیا تھا اور قاب میں تو صرف شوربہ ہے فرمایا "بے شک ہم نے گوشت کھلانے کا وعدہ کیا تھا میں جا کر دریافت کرتا ہوں۔ پھر حضور اندر تشریف لے گئے اور پوچھا جواب ملا کہ گوشت نرم ہو تو وہ بھی شوربا ہی ہو جاتا ہے فرمایا بہت اچھا اور باہر تشریف لا کر نہایت سادگی سے فرمایا کہ بوٹیاں بھی گل کر گھل گئی ہیں۔ منشی عبداللہ صاحب نے عرض کیا کہ گوشت تو گل کر گھل گیا مگر ہڈیاں بھی ساتھ ہی گھل گئیں حضور نے فرمایا آپ نے ٹھیک کہا جا کر دریافت کرتا ہوں اور پھر دوبارہ اندر تشریف لے گئے اور جا کر منشی عبداللہ صاحب سنوری کی بات پیش کی۔ یہ سن کر حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم حرم مسیح موعود مسکرائیں اور بہت سی بوٹیاں برتن میں ڈال کر باہر بھیج دیں۔

(الحکم 14 مارچ 1934ء ص 3۔4)

روپوں سے گالیوں کی خریداری

حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی اس دلچسپ واقعہ کے عینی شاہد ہیں کہ ایک دفعہ ایک مخالف شخص نے کچھ گڈے جن پر کوئی چیز لدی ہوئی تھی ظالمانہ طور پر چھین لئے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب غصے کی حالت میں حضرت مسیح موعود کے حضور گئے سارا واقعہ سنایا اور عرض کی کہ ہم ان سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس اس وقت ایک بیرنگ لفافہ ملاحظہ فرما رہے تھے جو مغلظات سے بھرا ہوا تھا۔ حضور نے اسے میر صاحب کو بھی دکھایا اور فرمایا:۔

"لوگ ہم کو لفافے بھر بھر کے گالیاں دیتے ہیں اور ہم محصول ادا کر کے یہ گالیاں مول لیتے ہیں آپ سے بغیر پیسے کے بھی گالیاں نہیں لی جاتیں"

یہ سن کر حضرت نانا جان کا سب غم و غصہ کافور اور آپ حضور کے بلند اخلاق و شمائل دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔

(الحکم 14۔ دسمبر 1934 صفحہ 4)

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

غزل

کہاں ذکر ماہ و انجم کہاں روشنی کی باتیں
یہاں صبح تک رہیں گی۔ یونہی تیرگی کی باتیں

ستم اے صداقتِ غم۔ ابھی لوگ کر رہے ہیں
غمِ عاشقی کی لے میں غمِ زندگی کی باتیں

لو وہ جانِ انجمن بھی سرِ بزم آن پہنچا
یہاں زیبِ گفتگو تھیں ابھی آپ ہی کی باتیں

کوئی لڑکھڑا نہ جائے کہیں جادۂ طلب سے
ذرا اور دھیمے دھیمے کرو آگہی کی باتیں

تری آنکھ سے بھی ہو گی کبھی بحثِ کیف و مستی
تری زلف سے سنیں گے کبھی برہمی کی باتیں

ہیں صحیفۂ وفا کے یہی باب دو نمایاں
مری دوستی کے قصے۔ تری دشمنی کی باتیں

تیرا حسن ایک نغمہ۔ وہی نغمۂ محبت
میرے لب پہ رقص کرتی ہوئی روشنی کی باتیں

مجھے مجھ سے چھیننے کی ابھی ہر ادا وہی ہے
وہی ان کا حسنِ سادہ وہی سادگی کی باتیں

میری داستانِ غم پر وہ سکوتِ بے نیازی
کوئی جیسے سن رہا ہو کسی اجنبی کی باتیں

میں سکونِ دل کی خاطر کسے ڈھونڈ لاؤں ثاقبؔ
مجھے ہوں نصیب کیسے گئی زندگی کی باتیں

ثاقب زیروی

حضرت مسیح موعود سے اکتساب فیض کے عالمی اثرات

ایک بار حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا:۔
"میری صحبت میں اگر کوئی شخص لڑکا ہو یا طالب علم آکر رہے پھر اگر اس کو مشرق و مغرب کے علماء مل کر پھیرنا چاہیں تو وہ نہیں پھر سکتا"

حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی نے ایک مضمون میں اس ارشاد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا

"یہ حضور کی صحبت کا اثر تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ واقعی ایسا ہوا۔

(الحکم 14۔ دسمبر 34ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہیل احمد ثاقب صاحب

انتخاب از رفقائے احمد جلد 13

عاشق صادق خدمت گزار اور مہمان نواز

حضرت حافظ معین الدین صاحب کے اخلاق جمیلہ کا تذکرہ

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا ولد شیخ روڑے شاہ کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے بالکل ابتدا میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی توفیق ملی چنانچہ آپ نے 18 نومبر 1889ء کو بیعت کی تھی۔ آپ جلسۂ احباب منعقدہ 20 تا 22 جون 1897ء میں شریک ہوئے تھے اور تین صد تیرہ رفقاء میں "آئینہ کمالات اسلام" میں آپ کا نام مندرج ہے۔ حضرت اقدس آپ کی امامت میں نمازیں بھی ادا کرتے تھے اور جسم دبانے کی خدمت بالعموم روزانہ کرنے کا موقعہ پاتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 87، 286)

حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق و محبت

"حضرت حافظ معین الدین فدائیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ان کا معمول تھا کہ ہر روز بلاناغہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اور گھنٹوں آپ کی چاپی کرتے رہتے۔ چونکہ کثرت کام اور قلت آرام کی وجہ سے ایک کوفت ہو جانی لازمی امر ہے۔ اگرچہ حضرت صاحب کبھی اس کو عام طور پر محسوس نہ فرماتے مگر کوفت ہو جاتی تھی اور اس کے ساتھ ہی آپ عام طور پر بیمار بھی رہتے تھے۔ گو دوسرے آدمی اس کو نہ سمجھ سکیں اس لئے حافظ صاحب نے اپنا معمول قرار دیا تھا کہ آپ کی خدمت کے لئے جا پہنچتے بارش ہو، آندھی ہو تو خود حافظ صاحب معمولی طور پر بیمار ہوں مگر جاتے اور ضرور جاتے اور اس سے غافل نہ ہوتے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے حافظ صاحب سے کہا کہ حافظ! کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ۔ حافظ صاحب نہ تو شاعر تھے اور نہ کوئی خوشگوار آواز۔ مگر یہ محسوس کر کے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کچھ پنجابی کے پرانے بیت سناتے رہے۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ ہدایت اللہ شاعر کے کچھ شعر میں نے سنائے۔ اب حافظ صاحب کا معمول ہو گیا کہ جہاں چاپی کرتے وہاں کچھ شعر بھی سناتے اور حضرت صاحب خاموش رہتے۔ حافظ صاحب نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اب ان کے اس شوق نے ترقی کی اور ہر روز کچھ نہ کچھ شعر حفظ کرتے۔ کبھی دیوان حافظ کے شعر صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے پاس جا کر یاد کرتے۔ ایک مرتبہ کسی سے کہا کچھ شعر بتاؤ۔ وجہ پوچھی تو محبت اور سرور سے فرمایا کہ میں جب پڑھتا ہوں تو حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں۔"

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 98، 297)

تعمیل ارشاد کا جوش

متواتر فاقہ کشیوں کی وجہ سے ان کو قبض دائمی کی ایک شکایت ہو گئی تھی اور حضرت مسیح موعود نے ان کو دودھ پینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اور خود حضرت مسیح موعود حافظ صاحب کو دودھ کے لئے کچھ نقد دیا کرتے تھے۔

حافظ صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت صاحب کو میرا بہت خیال رہتا ہے اور یہ واقعہ بتایا کہ جب میں نے قبض کی بیحد شکایت کی اور آپ نے دودھ تجویز فرمایا تو خود ہی کہا کہ حافظ صاحب ایک سیر دودھ روزانہ پیا کرو۔ حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا۔ مگر میں سوچتا ہوں کہ اس حکم کی تعمیل کس طرح کروں کہ حضرت صاحب نے خود ہی فرمایا کہ حافظ صاحب پیسے مجھ سے لے لیا کرو اور کچھ نقد بھی دے دیا اور ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے۔ چنانچہ حافظ صاحب جب تک قادیان رہے اس کا برابر التزام رکھتے اور خدا تعالیٰ سامان کر دیتا تھا۔ یہ دودھ صرف اس لئے پیتے تھے کہ حضرت صاحب نے حکم دیا تھا ہر روز ایک سیر پیا کر۔ انہوں نے بارہا کہا کہ حضرت صاحب حکم نہ دیتے تو نہ پیتا۔ اور حضرت صاحب سے جو کچھ سنتے تھے اس پر عمل کرنے کا جوش ان میں بہت پایا جاتا تھا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 293)

مالی قربانی

حضرت حافظ معین الدین صاحب کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے۔ بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت اقدس کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 293)

صبر و قناعت

"حافظ معین الدین صاحب بہت بڑے صابر اور زاہد انسان تھے۔ ان کی ضروریات زندگی بہت ہی مختصر تھیں۔ سوال کرنے سے ہمیشہ ان کو نفرت تھی۔ اپنی حالت اور ضرورت کا اظہار بہت ہی کم کرتے تھے۔ حضرت اقدس کی ابتدائی زندگی میں یہ سبق ان کو حضرت ہی کی زندگی اور اسوۂ حسنہ سے ملا۔ وہ دیکھتے تھے کہ حضرت اقدس کس طرح پر کم سے کم خرچ میں نہ صرف اپنا گزارہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں سے بھی سلوک کرتے ہیں۔ اس تعلیم میں حافظ صاحب میں جہاں ایک طرف قناعت اور صبر پیدا کر دیا تھا دوسری طرف دوسروں سے سلوک اور خبرگیری کی عادت بھی بدرجۂ کمال پیدا کر دی تھی۔ ان ایام عسر میں حضرت مسیح موعود نے حافظ صاحب کو اکثر فرمایا۔ حافظ! یہ تھوڑے دن ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ اور اس کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں آئیں گی۔ حافظ صاحب کہا کرتے تھے کہ ان باتوں کو سن کر میں کبھی تعجب نہیں کرتا تھا۔ البتہ یہ کہا کرتا تھا کہ مرزا جی جو فضل اور نعمت اب ملی ہے یہ کیا کم ہے۔ پھر جب بہت لوگ آ جائیں گے تو میں کہاں رہوں گا۔ اس پر حضرت صاحب ان کو تسلی دیتے کہ حافظ! تو میرے پاس ہی رہے گا۔ غرض حافظ صاحب میں صبر اور قناعت بہت زیادہ تھی۔ یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آ گیا کہ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے الہام و وحی سے مشرف ہو کر دعویٰ کیا اور لوگ کثرت سے آنے لگے تو حافظ صاحب پھر بھی اسی مقام پر رہے جو ان کو پہلے سے حاصل تھا۔ حضرت صاحب کی شفقت اور محبت زیادہ ہی تھی۔ اور روزانہ حافظ صاحب کو حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا۔ حضرت مسیح موعود نے خود ان کے زہد و قناعت کے متعلق بارہا فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات حافظ معین الدین نے توت کے پتوں پر گزارہ کر لیا اور سوال نہیں کیا۔ اور ہمیشہ جب ان کا ذکر فرماتے تو نہایت محبت سے کرتے۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 289)

ایثار اور قربانی

حضرت حافظ معین الدین صاحب کی زندگی میں ایسے واقعات ملتے ہیں جو نہایت حیرت انگیز ہیں۔ ان کی یہ قربانی اور ایثار بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ جانوروں تک بھی اس کو وسیع کرتے تھے۔ جس مکان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے ہیں پہلے نہایت خستہ حالت میں ایک کھنڈر سا پڑا ہوا تھا۔ اس کے ایک حصہ میں ایک مرتبہ ایک کتیا نے بچے دیئے ہوئے تھے۔ اور بارش کے ایام تھے۔ کسی نے ایک دن دیکھا کہ حافظ صاحب گرتے پڑتے نہایت تکلیف سے ادھر کو جا رہے ہیں۔ پوچھا کہ حافظ صاحب کدھر کو جا رہے ہو تو جواب میں اپنی عادت کے مطابق پوچھا کہ کون شیخ صاحب ہیں؟ پھر السلام علیکم کہنے کے بعد کہا کہ بھائی ایک کتی نے بچے دیئے ہوئے ہیں۔ میرے پاس روٹی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ جھڑی کے دن ہیں اس کو ہی ڈال دوں۔"

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 296)

مہمان نوازی

حضرت میر مہدی حسین صاحب لکھتے ہیں:۔

حضرت حافظ صاحب مجھ سے مخلصانہ اور مشفقانہ محبت رکھتے تھے اکثر حضرت مسیح موعود کے گزشتہ حالات سنایا کرتے تھے اسی ذیل میں یہ اپنا قصہ بھی آپ نے بیان فرمایا تھا جو ان ہی کی زبان میں درج ذیل ہے۔

"حضرت (مسیح موعود) جب سفر جالندھر کے لئے تشریف لے گئے تو مجھے حکم دیا کہ "حافظ! ہمارے مکان میں تم رہنا۔" ایک چوّنی مجھے خرچ کے لئے دے گئے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر "کچھ قرض کسی سے لو گے تو میں آ کر ادا کروں گا" میں کبھی ننگل (موضع متصل قادیان) میں جا کر روٹی کھا لیتا اور کبھی درختوں کے پتے کھا کر دن گزار دیتا۔ ایک روز ہوشیار پور سے ایک مہمان آ گیا میں نے اس کو کہیں سے روٹی لا کر کھلائی صبح کے وقت اپنے ہمسایہ کے گھروں سے آٹا مانگ کر اور ایک گھر سے روٹی پکوا کر اس کو کھلائی اور اس طرح شام کو بھی اس کو کھانا کھلایا۔ تیسرے روز بھی وہ یہیں رہا حالانکہ حضرت صاحب یہاں نہ تھے میں اس کو ساتھ لے کر بوٹر (موضع قریب قادیان) میں گیا اور اس کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوکان پر بٹھلا کر گھروں میں سے دانے مانگے جب ایک سیر کے قریب دانے ہو گئے تو کسی کے گھر میں جا کر چکی سے اسے پیسا اور آٹا لے کر اس کے ساتھ قادیان آیا اور روٹی پکوا کر اس کو کھلائی۔ چوتھے روز وہ خود چلا گیا۔"

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 310)

امام الصلوٰۃ

حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک کے اوائل میں حافظ معین الدین صاحب کو کچھ عرصہ کے لئے حضور کا امام الصلوٰۃ ہونے کا بھی شرف ملا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رقم فرماتے ہیں۔

"جب ابتداءً میں قادیان گیا (1890ء) اور بیت مبارک میں صرف تین چار نمازی ہوا کرتے تھے اور حافظ معین الدین صاحب مرحوم نماز پڑھایا کرتے تھے۔"

(ذکر حبیب ص 22)

پھر آپ دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"شروع میں جب قادیان میں نماز کے وقت تین چار آدمی سے زیادہ نہ ہوا کرتے تھے بیت مبارک میں حافظ معین الدین صاحب مرحوم اور بیت اقصیٰ میں میاں جان محمد صاحب کشمیری نماز کے پیش امام ہوا کرتے تھے۔ سنا گیا ہے کہ کبھی کبھی حضرت مسیح موعود خود بھی نماز میں پیش امام ہوتے تھے۔"

(ذکر حبیب ص 24)

چند روایات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود عموماً رات کو سونے سے پہلے دبوایا کرتے تھے۔ کبھی خود باہر سے خدام میں سے کسی کو بلا لیتے تھے۔ مگر اکثر حافظ معین الدین عرف مانا آیا کرتے تھے۔ میں بھی سوتے وقت کئی دفعہ دبانے بیٹھ جایا کرتا تھا۔ ایک دن فرمانے لگے میاں تم نے مدت سے نہیں دبایا۔ آؤ آج ثواب حاصل کر لو۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 195، روایت نمبر 764)

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں جب میں قادیان جاتا تو اس کمرے میں ٹھہرتا تھا۔ جو بیت مبارک سے ملحق ہے اور جس میں سے ہو کر حضرت صاحب بیت الذکر میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی جو ذی علم شخص تھا۔ قادیان آیا۔ بارہ نمبردار اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ صرف حالات کا مشاہدہ کرتا تھا ایک مرتبہ رات کو تنہائی میں میرے پاس اس کمرہ میں وہ آیا۔ اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائیں کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی ہیں کہ ان جیسی کوئی فصیح بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ ضرور مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لے کر لکھتے ہوں گے۔ اور وہ وقت رات کا ہی ہو سکتا ہے تو کیا رات کو کچھ آدمی ایسے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا مولوی محمد چراغ اور مولوی معین الدین ضرور آپ کے پاس رات کو رہتے ہیں۔ یہ علماء رات کو ضرور امداد کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کو میری یہ آواز پہنچ گئی۔ اور حضور اندر بہت ہنسے۔ حتیٰ کہ مجھ تک آپ کی ہنسی کی آواز آئی۔ اس کے بعد مولوی مذکور اٹھ کر چلا گیا۔ اگلے روز جب بیت الذکر میں بعد عصر حسب معمول حضور بیٹھے تو وہ مولوی بھی موجود تھا۔ حضور میری طرف دیکھ کر خود بخود ہی مسکرائے۔ اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ ان علماء کو انہیں دکھلا بھی تو دو۔ اور پھر ہنسنے لگے۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب کو بھی رات کا واقعہ حضور نے سنایا۔ اور وہ بھی ہنسنے لگے میں نے چراغ اور معین الدین کو بلا کر مولوی صاحب کے سامنے کھڑا کر دیا۔ چراغ ایک بافندہ ان پڑھ حضرت صاحب کا نوکر تھا۔ اور معین الدین صاحب ان پڑھ نابینا تھے۔ جو حضرت صاحب کے پیر دبایا کرتے تھے۔ وہ شخص ان دونوں کو دیکھ کر چلا گیا۔ اور ایک بڑے تھال میں شیرینی لے کر آیا۔ اور حضور سے عرض کیا کہ مجھے بیعت فرمالیں۔ اب کوئی شک و شبہ میرے دل میں نہیں رہا۔ اور اس کے بارہ ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی بیعت ہو گئے۔ حضرت صاحب نے بیعت اور دعا کے بعد ان مولوی صاحب کو مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ مٹھائی منشی صاحب کے آگے رکھ دو۔ کیونکہ وہی آپ کی ہدایت کا باعث ہوئے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 9-208 روایت نمبر 777)

مرزا دین محمد صاحب لنگروال نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ابتدائی زمانہ میں حافظ معین عرف مانا حضرت صاحب کے پاس اکثر آیا کرتا تھا۔ میں جب حضرت صاحب کا کھانا لاتا۔ تو آپ اسے رکھ لیتے اور فرماتے کہ حافظ مانا کے لئے بھی کھانا لاؤ۔ میں اس کے لئے عام لنگری کھانا (یعنی زمیندارہ کھانا) لاتا۔ جب وہ آ جاتا۔ تو آپ حافظ مانے کو فرماتے کھانا کھاؤ۔ اور خود بھی اپنا کھانا شروع کر دیتے۔ آپ بہت آہستہ آہستہ اور بہت تھوڑا کھاتے تھے۔ جب معین الدین اپنا کھانا ختم کر لیتا۔ تو آپ پوچھتے کہ اور لو گے؟ جس پر وہ کہتا۔ کہ جی ہے تو دیدیں جس پر آپ اپنا کھانا جو قریباً اسی طرح پڑا ہوتا تھا۔ اسے دیدیتے تھے۔ آپ چوتھائی روٹی سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ اور سالن دال بہت کم لگاتے تھے مگر اکثر اوقات سالن دال ملا لیا کرتے تھے اس طرح مانا سب کچھ کھا جاتا تھا۔ ان ایام میں بالعموم سہ پہر کے بعد آپ مجھے ایک پیسہ دیتے کہ اس کے چنے بھنوا لاؤ۔ میں بھنوا لاتا۔ پھر تھوڑے سے دانے کھا کر پانی پی لیتے۔ اور ایک پیسہ کے دانے کئی دن تک کام آتے رہتے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 132 روایت نمبر 699)

یتامیٰ کی خبرگیری صرف نیکی ہی نہیں بلکہ قوم کے کیریکٹر کو بلند کرنا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

قومی تباہی کے چار بڑے بڑے اسباب بیان کئے گئے ہیں جن میں سے پہلا اور اہم سبب یتامیٰ کی خبر گیری نہ کرنا ہے۔ بظاہر یہ ایک روحانی اور دینی کام معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قومی ترقی اور اس کے تنزل کے ساتھ اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر یتامیٰ کی خبر گیری نہ کی جائے، ان کی پرورش کو نظرانداز کر دیا جائے اور انکو دربدر دھکے کھانے پر مجبور کیا جائے تو دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ دنیا میں بڑے سے بڑے کام قربانی چاہتے ہیں اور جب تک بڑی بڑی قربانیاں نہ ہوں اس وقت تک بڑے بڑے کام بھی نہیں ہوتے۔ اور بڑی بڑی قربانیاں دو ہی قسم کی ہوتی ہیں یا مالی یا جانی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں انسان اپنے لئے تو تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ لیکن جب اسے خیال آتا ہے کہ میرے بال بچوں کا کیا بنے گا تو بہت لوگ بزدل بن جاتے ہیں اور قربانی کے میدانؐ سے اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتے ہیں۔ اگر کسی قوم میں یتامیٰ کی خبر گیری پوری طرح پائی جاتی ہو تو یہ ممکن ہی نہیں کہ جانی اور مالی قربانیوں کے وقت اس قوم کا کوئی ایک فرد بھی پیچھے رہے اور اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش نہ کرے بلکہ وہ ہنستا ہوا آگے بڑھے گا اور ہر قسم کے شدائد کو بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اگر لوگ روزانہ اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھیں کہ فلاں شخص مر گیا تھا تو اس کے یتیم بچوں کو فلاں امیر لے گیا اور اس نے اپنے بچوں کی طرح اپنے گھر میں رکھ لیا، وہ ان میں اور اپنے بچوں میں کوئی فرق نہیں کرتا، وہ انہیں تعلیم دلا رہا ہے، انہیں اچھے سے اچھا کھانا کھلا رہا ہے، انہیں اچھے سے اچھا لباس پہنا رہا ہے تو جب بھی قربانی کا سوال پیدا ہو گا ہر شخص آگے بڑھے گا۔ اور کہے گا اگر میری جان بھی جاتی ہے تو بے شک جائے مجھے اس کی پروا نہیں۔ فلاں شخص مر گیا تو اس کے بچے فلاں قومی بھائی لے گیا اور اس نے انہیں اپنے بچوں کی طرح پالنا شروع کر دیا۔ فلاں شخص مر گیا تو اس کے بچوں کو فلاں شخص لے گیا اور ان کے اخراجات کا متکفل ہو گیا اگر میں بھی مر گیا تو کیا ہوا میرے بچوں کی قوم نگران ہو گی اور وہ مجھ سے زیادہ بہتر رنگ میں ان کی تربیت کا فرض سرانجام دے گی۔ یہ احساس ہر فرد کے دل میں پیدا ہو جائے اور یتامیٰ کی خبر گیری قومی طور پر کسی جماعت میں پائی جائے تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔ قربانیوں سے ہچکچاہٹ محض اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم مر گئے تو ہمارے بچے خاک میں مل جائیں گے ان کا کوئی نگران نہیں ہو گا، ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہو گا، لوگ انہیں ڈانٹیں گے، ان سے نوکروں کی طرح کام لیں گے، ان کو بوٹ کی ٹھوکروں سے ماریں گے، انہیں کھانے کے لئے سوکھے ٹکڑے اور پہننے کے لئے پھٹے پرانے کپڑے دیں گے، ان کے سروں پر محبت کا ہاتھ نہیں رکھیں گے، ان کو پیار کی نگاہوں سے نہیں دیکھیں گے، انہیں بات بات پر جھڑکیں گے، وہ روئیں گے تو انہیں چپ کرانے کی کوشش نہیں کریں گے، انہیں ضرورتیں پیش آئیں گی تو وہ ان کو پورا نہیں کریں گے۔ یہ خیالات جب کسی شخص کے دل اور دماغ پر حاوی ہوتے ہیں تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، اس کا بدن کپکپا جاتا ہے اور وہ جان دینے سے گھبراتا ہے اور اس میدان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح مالی قربانی کا وقت آئے تو وہ گھبرا جاتا ہے اور اسے اپنے بچوں کی پرورش کا خیال روپیہ کو بلادریغ خرچ کرنے نہیں دیتا۔ اپنی زندگی تک تو اسے پروا نہیں ہوتی سمجھتا ہے جس طرح بھی ہو گا میں اپنے بچوں کی پرورش کر لوں گا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے دل میں یہ خیال بھی آ جاتا ہے کہ اگر مال لٹانے کے بعد میں مر گیا اور میرے بچوں کے لئے کوئی چیز باقی نہ رہی تو ان کا بعد میں کیا حال ہو گا۔ اس وقت اگر وہ سمجھتا ہے کہ قوم نے میرے بچوں کی پرورش نہیں کرنی تو وہ بزدل بن جاتا ہے اور قربانی کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پس یاد رکھو یتیم کی خبر گیری کرنا صرف نیکی اور تقویٰ ہی نہیں بلکہ قوم کے کیریکٹر کو بلند کرنا اور اسے قربانیوں پر زیادہ سے زیادہ دلیر بنانا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 567-566)

الفضل انٹرنیشنل سے

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

برطانیہ 1999ء

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع 16، 17۔ اکتوبر 1999ء (بروز ہفتہ و اتوار) اسلام آباد میں منعقد ہوا۔

امسال کل 68 مجالس میں سے 60 مجالس سے نمائندگان تشریف لائیں۔ پہلے روز حاضری 681 تھی جو دوسرے روز 1011 ہو گئی۔

اجتماع کے لئے ایک بڑی مارکی کے علاوہ چھوٹی مارکیاں بھی زیر استعمال رہیں۔ ایک چھوٹی مارکی بچوں کے Creche کے طور پر استعمال ہوئی جبکہ ایک مارکی میں سٹالز اور ایک میں شعبہ صنعت و تجارت کے تحت مختلف مصنوعات کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔

امسال کھانا پکوانے کا انتظام پہلی بار مختلف ریجنز کی ضیافت ٹیموں کے سپرد کیا گیا۔

پہلے روز ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع منعقد ہوا جس کا باقاعدہ افتتاح مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے کیا۔ آپ نے بچیوں اور ان کی ماؤں کو متفرق ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ناصرات کے علمی مقابلہ جات (تلاوت، نظم، اردو تقریر، انگریزی تقریر) منعقد ہوئے، نیشنل سیکرٹری ناصرات نے اجتماع سے خطاب کیا۔ اور پھر محترمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے نے خطاب کیا جس کے فوراً بعد تقسیم انعامات کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

عبدالحلیم سحر صاحب

ربوہ کے بازار

دریائے چناب کے کنارے ایک بڑا ہی خوبصورت اور پیارا روحانی شہر آباد ہے۔ اس کی خوبصورت گلیاں اس کے ترتیب سے آراستہ محلے اور سب سے پیارا جو نظارہ ہے وہ اس کے خوبصورت اور دلکش بازار ہیں جو اس کے حسن کو چار چاند لگا رہے ہیں آج سے پچاس سال پہلے یہ سرزمین ایک چٹیل میدان کی طرح تھی کسی ذی روح کا نام و نشان نہ تھا اس کو اللہ کے ایک پیارے بندے نے اللہ کے اذن سے آباد کیا جو آج بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے۔

ابتداء میں اللہ کے مخلص اور فدائی بندوں نے اس کی بنیاد رکھتے ہوئے اپنی زندگی کے یادگار اور حسین دن گزارے اور اس کی ابتدائی مشکلات کو اپنی آنکھوں پر لیا اور اس طرح اس کو آباد کرنے میں لگ گئے۔

جب شہر آباد ہوتے ہیں ان کی بنیادیں پڑتی ہیں تو وہاں کے باسیوں کو روحانی ضروریات کے ساتھ ساتھ جسمانی ضروریات کی بھی اتنی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ تب وہ اپنی روحانی اور جسمانی بقاء کے لئے جدوجہد کرتے ہیں جس کا معاشیات سے گہرا تعلق ہے۔

اس مقدس شہر میں کس طرح کاروبار کا آغاز ہوا اور ان سادہ درویشوں کی ضروریات زندگی کے لئے کس طرح ابتداء ہوئی تو اس کے لئے دو بزرگ ہستیوں کا نام نمایاں نظر آتا ہے۔

ایک قریشی فضل حق صاحب مرحوم اور قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز والے۔ خاکسار نے مکرم قریشی محمد اکمل صاحب سے ذاتی رابطہ کر کے اس وقت کے حالات' واقعات اور مشکلات اور کاروبار کے آغاز کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

مکرم قریشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ قادیان میں ان کا کاروبار افضل برادرز کے نام سے تھا۔ قریشی اکمل صاحب نے قادیان سے آکر جھنگ دوکان ڈالی یہ 1947ء کے شروع کا زمانہ تھا۔ مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم کا چنیوٹ میں آٹا کا ڈپو تھا۔ مکرم قریشی محمد اکمل صاحب اور قریشی فضل حق صاحب کی ملاقات فیصل آباد کی بیت میں ہوئی وہاں ان کا پروگرام بنا کہ جب مرکز بنے گا تو اکٹھے کاروبار کریں گے۔ اسی دوران قریشی صاحب کوئٹہ میں حضرت مصلح موعود سے ملے اور عرض کیا حضور مرکز ہو تو ہم سب اکٹھے ہو جائیں اس پر حضور نے فرمایا وہیں رہیں جہاں ہیں جب مرکز بنے گا تو وہاں آجائیں۔

کچھ عرصہ بعد بذریعہ الفضل معلوم ہوا کہ مرکز بن گیا ہے اس کا نام ربوہ رکھا گیا ہے اور یہ مرکز چنیوٹ سے کوئی 5'6 میل کے فاصلے پر دریائے چناب کے کنارے جگہ ہے اس وقت انتہائی خوشی ہوئی۔ خاکسار نے سب کچھ سمیٹ کر ربوہ آنے کا پروگرام بنایا گندم خرید کر گھر دے دی اور کہا کہ میں جا رہا ہوں معلوم نہیں کتنا عرصہ لگے۔ تقریباً 10 بجے کے قریب ربوہ پہنچا تو دیکھا کہ قریشی فضل حق صاحب حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی روشنی میں نلکا لگانے کی کوشش کر رہے ہیں میں نے کہا قریشی صاحب آپ کے پاس سارا سامان نہیں ہے آئیں لاہور چلتے ہیں اور سامان لے آتے ہیں ہم دونوں اسی دن لاہور گئے اور پورا سامان خرید کر شام کو واپس ربوہ آگئے پھر وہاں پر پہلا نلکا لگانا شروع کیا اسی دوران بو کی پھنس گئی 20 فٹ گہرا گڑھا کھود کر پائپ نکالے کام کے دوران معلوم ہوا کہ حضور ایک بجے کے قریب ربوہ تشریف لا رہے ہیں ہماری کوشش تھی کہ حضور کے آنے تک نلکا لگ جائے۔ خدا کی شان کہ حضور کے آنے تک نلکا لگ گیا میں اور قریشی فضل حق صاحب نے حضور کو گلاس میں پانی پیش کیا حضور ٹینٹ سے باہر تشریف لائے اور بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

یہ واقعات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اس بستی کو آباد کرنے میں کیا کچھ کیا اور بازاروں کی بنیاد ڈالنے میں خون پسینہ بہایا یہ وہ ابتدائی دوکاندار تھے جنہوں نے تنکا تنکا چن کر اس روحانی چمن کو آباد کیا۔

شروع میں تو ٹینٹوں میں رہتے تھے 1949ء میں کچے گھر بنے بعض اوقات تو ہم بوری ڈال کر کھلے میدان میں سو جاتے تھے پھر ہمیں کہا گیا کہ دوکان ڈالو کسی نے کہا گڑ کھانے کو دل کرتا ہے کسی کو کپڑوں کے صابن کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ ہم نے صدر انجمن احمدیہ کو 12 روپے دے کر کرایہ پر چھولداری لی اور اس میں دوکان ڈالی جو کوئی چیز مانگتا ہم سائیکل پر جا کر چنیوٹ سے لے آتے تھے یہ ربوہ کی سب سے پہلی دوکان تھی جو فضل عمر ہسپتال ربوہ والی جگہ بیت یادگار کے ساتھ بنی۔ اس دوکان کو کھولنے کا اعزاز مکرم قریشی فضل حق صاحب اور قریشی اکمل صاحب کو حاصل ہوا۔ قریشی فضل حق صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم قریشی عبدالغنی صاحب اس وقت احمد نگر میں کریانہ کی دوکان کر رہے تھے اور یہ تاریخی اور مثالی جوڑی زندگی کے آخری سانس تک اکٹھا کاروبار کرتی رہی (قریشی جنرل سٹور گولبازار ربوہ کے نام سے) اس کے بعد آہستہ آہستہ اور ضروریات زندگی کی دوکانیں بھی کھلنا شروع ہو گئیں چنانچہ ربوہ کا سب سے پہلا بازار کچا بازار کہلایا اور اسٹیشن ربوہ کے سامنے بنا۔

سب سے پہلی دوکان افضل برادرز کے نام سے کھلی۔

مکرم خان میر صاحب (سابق باڈی گارڈ) نے ہوٹل شروع کیا جہاں دودھ اور دہی ملتا تھا۔

مکرم عبداللطیف صاحب (برادر مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب) نے سائیکل مرمت کا کام شروع کیا۔

مکرم خواجہ شریف احمد صاحب نے سبزی کا کام شروع کیا۔

مکرم بشارت اللہ صاحب نے قصاب کا کام شروع کیا اس وقت 13 آنے کلو چھوٹا گوشت تھا۔

مکرم سید ولایت حسین شاہ صاحب نے مٹھائی کی دوکان بنائی۔

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے میڈیکل کی دوکان کھولی۔

مکرم صلاح الدین سیلونی صاحب نے چائے کی دوکان شروع کی۔

مکرم احمد علی صاحب نے سائیکل کی دوکان کھولی۔

داؤد جنرل سٹور کھل گئی۔ مکرم عبدالسلام صاحب نے ٹیلرنگ کی دوکان "ماڈرن ٹیلرز" بنائی۔

ہیئر ڈریسر کی دوکان مکرم رانا محمد دین صاحب کی شروع ہوئی۔

مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آئے اور کریانہ کی دوکان بنائی۔

مکرم محمد اسحاق صاحب نے ماڈرن سٹور کے نام سے کاروبار شروع کیا جو اب احمدیہ ماڈرن سٹور کے نام سے گولبازار میں قائم ہے۔

مکرم قاضی منصور احمد بھٹی صاحب چینی کا ڈپو چلاتے تھے ساتھ ساتھ ہومیوپیتھک کی پریکٹس کرتے۔

مکرم محمد رمضان خادم صاحب نے ہیئر ڈریسر کی دوکان بنائی۔ مکرم احمد اللہ صاحب نے ٹال بنایا۔ مکرم عبداللہ صاحب نے جلد سازی کا کام شروع کیا۔

"سیالکوٹ ہاؤس" یہ ایوان محمود کے کارنر پر تھا جہاں اب جوس کارنر ہے یہ مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب کی دوکان تھی (کریانہ کی)

لاہور ہاؤس کی دوکان کھلی۔

یہ وہ بازار تھا جو ایک غیر آباد زمین پر قائم ہوا جو اب پکے اور خوبصورت بازاروں میں بدل چکا ہے۔

اس وقت اردگرد کے گاؤں کے لوگ ان کو دیکھ کر کہتے تھے یہ تو پاگل اور دیوانے لوگ ہیں یہ یہاں مرنے آگئے ہیں یہاں تو پانی کا قطرہ نہیں نکلتا کیسے زندہ رہیں گے۔

کسی جانور کا نام و نشان نہ تھا ایک دفعہ ایک کتا پھرتا دیکھا تو بہت حیرانی ہوئی کہ یہ کہاں سے آگیا ہے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ کوئی دیہاتی قریبی گاؤں سے آیا ہے اس کے ساتھ آگیا ہے پھر ایک دن دو بڑے کوے دیکھے جو پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے تھے ان کو دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی بازار کا ماحول بڑا پاکیزہ تھا سب لوگ ایک برادری کی طرح رہتے تھے نمازوں کی پابندی' قرآن کریم کی تلاوت صبح کے وقت پیاری اور سندر آوازوں میں' نظام کی غیر معمولی اطاعت' ایمانداری' مہمانوں کے لئے اعلیٰ نمونہ' ناپ تول میں انصاف میٹھی زبان' اعلیٰ اخلاق یہ سب چیزیں ان کچے بازار کے دوکانداروں کے اندر موجود تھیں۔

شروع میں ضروریات محدود تھیں پھر دفاتر آگئے آبادی بڑھی کاروبار بڑھے اردگرد کے گاؤں سے لوگ آنے شروع ہو گئے اس طرح یہ بازار بڑے بازاروں میں بدل گئے۔

یہ عجیب ماجرا اردگرد کے رہنے والے گاؤں یا دیہات کے لوگوں کے لئے معجزہ سے کم نہ تھا جن کا دعویٰ تھا کہ اس بے آب و گیاہ زمین میں انسان تو کیا چرند پرند کے وجود کا قائم رہنا ممکن ہی نہ تھا۔ نہ یہاں سے پانی نکل سکتا ہے اور نہ کوئی درخت اگ سکتا ہے لیکن ان بھولے بادشاہوں کو کیا معلوم تھا کہ اس جگہ کو آئندہ آنے والے سالوں اور صدیوں میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی حیثیت حاصل ہونے والی ہے۔ ویرانے سرسبز وادیوں میں بدل جائیں گے اکا دکا انسانوں کی جگہ ایک گروہ عظیم لے لے گا ایک دوکان سے سینکڑوں دوکانیں بنیں گی اور ایک کچا بازار کئی پکے بازاروں میں بدل جائے گا۔

یہ تو اسی دن مقدر ہو گیا تھا جب خدا کے ایک برگزیدہ اور پیارے بندے نے اپنے جانثار درویشوں کے ہمراہ مقدس ہاتھ اٹھا کر آسمانی دروازوں کو کھٹکھٹایا تھا محل وقوع کے لحاظ سے ربوہ دریائے چناب کے مغربی کنارے پر واقع ہے جہاں شرقاً غرباً پھیلی ہوئی پہاڑیوں کا سلسلہ پایا جاتا ہے۔ کچھ پہاڑیاں آبادی کے درمیان واقع ہیں اور باقی ربوہ کے شمال میں ایک قدرتی فصیل بناتی ہوئی دریائے چناب کے اس پار چنیوٹ کی طرف چلی جاتی ہیں۔ ربوہ کے مشرقی طرف دریائے چناب بڑا خوبصورت نظارہ پیش کر رہا ہے۔

اب خدا کے فضل سے ربوہ کے بازار بہت پھیل چکے ہیں اور ان میں ہر قسم کی دکانیں کھل چکی ہیں گولبازار اور رحمت بازار بڑے اور پرانے بازار ہیں ان دونوں بازاروں کے پرانے دوکانداروں کا تذکرہ ضروری ہے کہ کون کون سی دوکانیں کھلیں اور ان بازاروں کو رونق بخشی۔

ڈاکٹرز

مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (گولبازار) ظہیر احمد صاحب دارالفضل میڈیکل ہال (غلہ منڈی) مکرم محمد احمد فاروقی صاحب شفاء میڈیکل ہال (غلہ منڈی) مکرم عبدالرحمان صاحب دارالشفاء (غلہ منڈی) مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب (رحمت شرقی ربوہ) مکرم عبدالعزیز صاحب (رحمت وسطی ربوہ) مکرم محمد شریف صاحب دندان ساز (رحمت شرقی) ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب (فیکٹری ایریا ربوہ)

ہومیوپیتھک

راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (غلہ منڈی) مکرم قاضی منصور احمد صاحب بھٹی (غلہ منڈی) مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب (کوارٹرز تحریک جدید) مکرم عزیز احمد صاحب (غلہ منڈی)

حیوانات

مکرم ڈاکٹر خیرالدین صاحب (گولبازار) مکرم ڈاکٹر عبدالستار صاحب (فیکٹری ایریا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی دوافروش

"الکیمسٹ" گولبازار (قرشی محمد شفیع صاحب) بٹ میڈیکل سٹور (گولبازار)

فوٹوگرافرز

نظام فوٹو گرافر (گولبازار) اختر فوٹو اسٹوڈیو (گولبازار) تنویر سٹوڈیو (گولبازار) میموریل فوٹو اسٹوڈیو (گولبازار)

یونانی دواخانے

خدمت خلق دواخانہ (گولبازار) ناصر دواخانہ (گولبازار) رحمت دواخانہ (گولبازار) المنار دواخانہ (گولبازار) خورشید یونانی دواخانہ (گولبازار) رفیق حیات دواخانہ (گولبازار) دواخانہ حکیم رحمت اللہ صاحب (غلہ منڈی) احمدیہ دواخانہ رحمت وسطی دارالعلاج حکیم اسلم فاروقی صاحب رحمت بازار۔

کتب فروش

الشرکتہ الاسلامیہ لیمٹڈ (گولبازار) آرپیکو (گولبازار) مکتبہ الفرقان (گولبازار)

بوٹ ہاؤس

رشید بوٹ ہاؤس (گولبازار) احمدیہ ماڈرن سٹور (گولبازار)

لوہے کی دوکان

مجید آئرن سٹور (گولبازار) بھٹی چیپ سٹور (غلہ منڈی)

ایجنسی اخبارات

یہ رشید بوٹ ہاؤس اور ملک جی برادرز گولبازار کے پاس تھیں۔

جنرل سٹورز

افضل برادرز (گولبازار) نوید جنرل سٹور (گولبازار) داؤد جنرل سٹور (گولبازار) احمدیہ ماڈرن سٹور (گولبازار) بشیر جنرل سٹور (گولبازار) احمدیہ فیورٹ سٹور (گولبازار) پبلک کارنر (گولبازار) بشیر جنرل سٹور (گولبازار) دارالخیر (غلہ منڈی) حمید جنرل سٹور (غلہ منڈی) مون لائٹ جنرل سٹور (گولبازار) قاضی برادرز (گولبازار) زنانہ سٹور (لجنہ اماء اللہ صدر شرقی)

بزاز

مرزا نذیر احمد صاحب (گولبازار) قاضی محمد یوسف صاحب (گولبازار) حبیب کلاتھ ہاؤس' جدید کلاتھ ہاؤس' باجوہ کلاتھ ہاؤس۔

آڑھتی

مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب غلام محمد صاحب (غلہ منڈی) غلام احمد صاحب ابن مولوی عبدالحمید صاحب درویش (غلہ منڈی) مکرم شیخ شمس الحق صاحب (گولبازار) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب (گولبازار)۔

بڑا گوشت

ایک لائسنس خان نیک محمد خان صاحب اور دوسرا لائسنس تین احباب کے نام تھا سید سلام صاحب، فضل محمد صاحب اور عزیز صاحب۔

چھوٹا گوشت

مکرم بشارت اللہ صاحب گولبازار، مکرم محمد اسلم صاحب' محمد یحیٰ صاحب غلہ منڈی مکرم محمد رمضان صاحب غلہ منڈی۔

سبزی فروش

مکرم خواجہ محمد شریف صاحب (غلہ منڈی) مکرم عبداللہ جان صاحب (غلہ منڈی) اور گولبازار میں مکرم عبدالغفور صاحب اور خواجہ جمیل احمد صاحب۔

سامان بجلی

گولبازار میں درج ذیل دوکانیں تھیں' ربوہ الیکٹرک احمدیہ ماڈرن سٹور

کریانہ

گولبازار میں مکرم صوفی کریم بخش صاحب' "فضل شاپ" مکرم قریشی فضل حق صاحب و مکرم قریشی عبدالغنی صاحب' چوہدری عنایت اللہ صاحب' خواجہ عبدالحیٔ صاحب' چوہدری محمد حسین صاحب' شیخ قدرت اللہ صاحب۔

غلہ منڈی میں لاہور ہاؤس' جمیل احمد صاحب' حسن دین صاحب' سیالکوٹ ہاؤس' فتح محمد صاحب' راجہ محمد افضل صاحب' مکرم محمد صدیق صاحب

بیکرز

جمال بیکری (گولبازار)

زرگر

مکرم ثناء اللہ صاحب (غلہ منڈی)

لوہار

مکرم فضل الٰہی صاحب (رحمت وسطی) محمد عبداللہ (غلہ منڈی)

پینٹرز

مکرم محمد شفیع صاحب (گولبازار)

پان فروش

مکرم شیخ عبدالسلام صاحب (غلہ منڈی) خواجہ جمیل احمد صاحب (اڈا بس)

قلعی گر

محمد طفیل صاحب (غلہ منڈی)

حجام

رانا محمد رفیع صاحب (گولبازار) رانا محمد دین صاحب' محمد رمضان صاحب غلہ منڈی غلام رسول صاحب' منیر احمد صاحب (دونوں تایازاد بھائی تھے)

جلد ساز

محمد عبداللہ صاحب (صدر جنوبی) ہدایت اللہ صاحب (صدر جنوبی)

آرہ مشین

ٹھیکیدار بدر دین صاحب (فیکٹری ایریا) ٹھیکیدار عبدالحق صاحب۔

آٹا مشین

چوہدری فرزند علی صاحب (غلہ منڈی) ممتاز فلور ملز (رحمت شرقی)

ہوٹل

کیفے گرین (گولبازار) احمد اکبر ہوٹل (غلہ منڈی) کیفے فردوس (گولبازار) خواجہ ریسٹورنٹ (گولبازار) راجا صوبے خان صاحب (گولبازار) فیاض ٹی اسٹال (رحمت وسطی) خان میر صاحب (غلہ منڈی) نعمت اللہ ٹی سٹال (غلہ منڈی)

ڈپو چینی

احمد علی صاحب (گولبازار) شیخ شمس الحق صاحب (گولبازار)

یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے ربوہ کی پیاری بستی کو اپنے خون پسینے کی محنت سے سیراب کیا اور آج ربوہ کے بازار جو خوبصورتی اور حسن لئے ہوئے ہیں انہی لوگوں کی قربانیوں اور اعلیٰ کردار کی بدولت ہیں اب یہاں خدا کے فضل سے ضروریات زندگی کی ہر قسم کی اشیاء دستیاب ہیں گورنمنٹ کی طرف سے یوٹیلٹی سٹور بھی قائم ہے۔ ربوہ کا گولبازار شروع سے ہی بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے اس کے بالکل سامنے بیت المہدی کی خوبصورتی اور حسن نے گولبازار کی رونق کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ بازاروں کا حسن اس میں ہے کہ تجارت کے وقت تجارت اور نمازوں کے وقت نمازیں اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی خوشنودی اور پیار کی نظر دونوں میسر ہوں۔

ڈش کی پہلی دوکان ربوہ میں جنوری 1991ء میں مکرم بشارت احمد صاحب معروف "ڈش ماسٹر" نے کھولی۔ انہی نشانات میں سے ایک نشان MTA جاری ہوا۔ تو خدا کے فضل سے ڈشوں کی تیاری کا کام پھیلتا چلا گیا۔ مکرم بشارت احمد صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ ان کو جب بھی جماعت نے بلایا اپنا سب کچھ چھوڑ کر حاضر ہو گئے۔ انہوں نے افریقہ کے دور دراز ممالک میں MTA کی خدمت کی۔

ربوہ میں اب ڈش کی نو کے قریب دوکانیں کھل چکی ہیں۔ ریلوے گوداموں کے پاس محلہ دارالرحمت غربی میں خوبصورت دوکانیں بن رہی ہیں یہ مارکیٹ بھی جدید طرز کی مارکیٹ بن جائے گی اس میں چند دوکانیں کھل بھی گئی ہیں۔ انشاء اللہ چند سالوں میں یہ ایک بارونق بازار بن جائے گا۔ گولبازار کے حسن میں ایک اور چیز نے بھی اضافہ کیا ہوا ہے وہ سرکاری بینک ہیں ربوہ میں بنک 1974ء کے بعد کھلے پہلے ربوہ کے قریب کوٹ امیر شاہ میں MCB بنک تھا جو بعد میں احمد نگر چلا گیا ربوہ کے باشندوں کو صرف یہی ایک سہولت تھی اب خدا کے فضل سے نیشنل بنک' یونائیٹڈ بنک' حبیب بنک' مسلم کمرشل بنک' الائیڈ بنک اور قومی بچت قائم ہیں۔ یہ ادارے تجارت کے فروغ کے لئے بہت بڑی سہولت ہیں۔

بہرحال بازار کسی بھی شہر یا معاشرہ کی اندرونی عکاسی کرتے ہیں ان کی بناوٹ' اشیاء کی رسد وطلب' تاجروں کے کردار ان کے لین دین ناپ اور تول کا نظام اور سب سے بڑھ کر اللہ کے گھر یعنی عبادت کے لئے وقت نکالنا وہاں کے باشندوں کے کردار کو جاننے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

ہوا۔

لجنہ کے اجتماع کا افتتاحی خطاب مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کا تھا۔ آپ نے خواتین کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ بیت الفتوح کے لئے چندہ کی ادائیگی کی تحریک کی اور تربیت اولاد کی نصیحت کی۔ اس کے بعد خواتین کے مختلف علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا جس میں تلاوت' نظم' اردو تقریر' انگریزی تقریر' فی البدیہہ تقریر' مضمون نویسی اور حفظ قرآن شامل تھے۔ اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں باسکٹ بال' والی بال' چھلانگیں' گولہ پھینکنا' روک دوڑ' چاٹی دوڑ اور دیگر مختلف قسم کی دوڑیں شامل تھیں۔ اس کے علاوہ نیشنل سیکرٹری ناصرات و نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اپنے اپنے شعبہ کی لوکل سیکرٹری کے ساتھ اتوار کے روز اجلاسات بھی کئے۔

اس کے بعد مکرمہ فانتہ شاہدہ راشد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو کے نے اپنے خطاب میں گزشتہ سال کے دوران لجنہ کی مساعی پر تبصرہ کیا اور ممبرات کو متفرق نصائح کیں۔ بعد ازاں تقسیم انعامات اور دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

عزیزہ ڈاکٹر بشریٰ نادیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ابن چوہدری محمد اسلم صاحب S.D.O ریٹائرڈ دارالعلوم غربی مورخہ 99-11-28 کو بیت ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں محترم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حق مہر ایک لاکھ پچیس ہزار روپے پڑھا۔ بشریٰ نادیہ حضرت چوہدری نور محمد صاحب کی پوتی اور حضرت بھائی محمود احمد صاحب کی نواسی ہے۔ دونوں بزرگ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی کے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب میل نرس فضل عمر ہسپتال موٹر سائیکل حادثہ کی وجہ سے زخمی ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ (دعوت الی اللہ وقف جدید) کا اپنڈکس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

مکرم رانا عبدالسمیع خان صاحب ہیڈ ماسٹر بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جملہ مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دعائیہ تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے 28- نومبر 99ء کو دارالذکر میں ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر مجلس اور عاملہ سے رخصت ہونے والے دیگر خدام کو الوداع کہا گیا۔ نیز نئے صدر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا گیا۔ اس تقریب کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع لاہور نے فرمائی۔ مکرم قائد صاحب ضلع نے سپاسنامہ پیش کیا۔ مہمانوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے اور تقریب کے بعد سب حاضرین نے کھانے میں شمولیت کی۔

گمشدہ شناختی کارڈ (مہتمم اشاعت)

مکرم عبدالصبوح صاحب بٹ ولد عبداللطیف بٹ صاحب محلہ ناصر آباد ربوہ کا شناختی کارڈ نمبر 727733-51-261 ربوہ میں کہیں گم گیا ہے۔ جس دوست کو ملا ہو براہ کرم دفتر روزنامہ الفضل میں پہنچادیں۔

اعلان داخلہ

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

اینتھراپالوجی۔ بیالوجی۔ MBA۔ کیمسٹری۔ کمپیوٹر سائنس۔ ڈیفنس اینڈ Stiategic سٹڈیز۔ ارتھ سائنسز۔ اکنامکس۔ الیکٹرانکس۔ ہسٹری۔ انٹرنیشنل ریلیشنز۔ میتھ۔ پاکستان سٹڈیز۔ فزکس۔ سائیکالوجی MPA۔ شماریات۔

کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کے لئے رجحان ٹیسٹ کم از کم 40 فی صد نمبروں کے ساتھ پاس کرنا ضروری ہو گا۔ میرٹ بناتے وقت داخلہ ٹیسٹ میں حاصل کردہ نمبر شمار نہیں کئے جائیں گے۔ پراسپکٹس و داخلہ فارم بک شاپ سے 200 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ایک سے زائد جگہ درخواست دینے کے لئے ہر Option کے لئے 100 روپے مزید جمع کروا کر فارم حاصل کرنے ہوں گے۔ مکمل داخلہ فارم 18- دسمبر 99ء تک داخلہ آفس میں پہنچ جانے چاہئے۔ بذریعہ ڈاک مقررہ فیس -/230 روپے ہے۔ جو کراس پوسٹل آرڈر کے ذریعہ ارسال کئے جائیں۔

چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی آفر کی جارہی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 9- دسمبر 1999ء

12-20 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-25 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس کوئز۔
1-55 a.m.	بنگالی مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال وجواب۔
2-55 a.m.	درثمین۔
3-25 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-35 a.m.	سپینش زبان سیکھئے۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
6-10 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-15 a.m.	بنگالی مہمانوں کے ساتھ حضور کی مجلس سوال وجواب۔
8-15 a.m.	اردو کلاس۔
9-15 a.m.	سپینش زبان سیکھئے۔
9-45 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ
12-05 p.m.	سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
1-15 p.m.	درثمین۔
1-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-55 p.m.	اردو کلاس۔
4-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m.	عربی زبان سیکھئے۔
5-55 p.m.	اطفال کے ساتھ حضور کی مجلس سوال وجواب۔
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
9-00 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ تفریحی پروگرام۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-30 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

گروزنی کے اردگرد شدید لڑائی

گروزنی کے اردگرد شدید لڑائی میں 40 روسی فوجی مارے گئے۔ کئی ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ روسی حکام نے اپنے فوجیوں کے مرنے اور اسلحہ کے نقصان کی تصدیق کر دی۔ گروزنی پر قبضے کے سلسلے میں روسی فوجوں کو مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہے۔ روسی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ گروزنی پر قبضے میں مزید 3 ماہ بھی لگ سکتے ہیں۔ چیچن مجاہدین نے کہا ہے کہ شہر کے جنوبی حصے کے سوا گروزنی پوری طرح یرغمال نہیں بنایا جاسکتا۔ روسی فوج کی زمینی پیش قدمی بھی سست ہو گئی۔ ایرانی وزیر خارجہ اسلامی کانفرنس کا وفد لے کر ماسکو جائیں گے۔

سڈنی میں ٹرین کا حادثہ 20 ہلاک

آسٹریلیا میں گیلن بروک قصبے کے قریب ایک ٹرین آگے جانے والی ٹرین کے ساتھ دھماکے سے ٹکرا گئی متعدد بوگیاں ایک دوسرے میں دھنس گئیں۔ لاشوں کے اعضاء کٹ گئے۔ دھماکے کے باعث قریبی مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ ایک ٹرین میں سیاح سوار تھے جو محفوظ رہے۔ امدادی کارکنوں نے بوگیاں کاٹ کر لاشوں کو نکالا۔ مزید ہلاکتوں کا خدشہ ہے حادثہ کی تحقیقات شروع ہوگئیں۔ پیچھے سے ٹکر مارنے والی ٹرین میں مزدور اور طلباء سوار تھے۔

امریکہ اور برطانیہ کی تشویش

امریکہ اور برطانیہ نے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اسلحہ انسپکٹروں کی عدم موجودگی میں عراق نے اسرائیل کو تباہ کرنے کیلئے جراثیمی ہتھیار بنالئے۔ دونوں ممالک نے اسلحہ انسپکٹروں کو عراق بھیجنے کے لئے سلامتی کونسل سے قرارداد منظور کروانے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ روس پر بھی قرارداد کے حق میں ووٹ ڈلوانے کے لئے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ فرانس پہلے ہی حامی ہے۔ روس نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق پر سے پابندیاں اٹھالی جائیں تو اسلحہ انسپکٹروں کی ٹیم کی حمایت کر دیں گے۔ جبکہ امریکہ کا حسب معمول یہی کہنا ہے کہ اسلحہ انسپکٹروں کی رپورٹ کے آنے کے بعد پابندیاں اٹھانے پر غور کیا جائے گا۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ صدام کا تختہ الٹنا چاہتا ہے وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی چودھراہٹ ختم ہو۔ ایسے انسپکٹر چاہتا ہے جو بوسیدہ' جراثیمی ہتھیاروں کا کھوج لگائیں۔

جاپانی فرقے نے معافی مانگ لی

زہریلی گیس چھوڑ کر جاپانی لوگوں کو ہلاک کرنے والے جنونی مذہبی فرقے نے عوام سے معافی مانگ لی ہے۔

سیٹل میں کرفیو کے باوجود ہنگامے

امریکہ کے شہر سیٹل میں کرفیو نافذ کئے جانے کے باوجود عالمی تجارت تنظیم کے اجلاس کے موقع پر ہنگامے جاری رہے۔ شہر میں سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ جھڑپوں کے دوران معمولی واقعات ہوئے ہیں۔ گرفتار ہونے والوں کی تعداد اب تک 200 ہو چکی ہے۔ پولیس چیف نے صحافیوں کو بتایا کہ جب تک ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کا اجلاس جاری رہے گا۔ ایمرجنسی اور کرفیو لگا رہے گا۔

شمالی آئرلینڈ کی خودمختاری

شمالی آئرلینڈ کی خودمختاری کے ایک نئے معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد علاقے کا نظم ونسق کیتھولک اور پروٹسٹنٹ لوگوں پر مشتمل ایک مشترکہ ادارے کو دے دیا گیا ہے۔ اس طرح سے شمالی آئرلینڈ نے 25 سال تک لندن سے براہ راست کنٹرول کے بعد داخلی خودمختاری حاصل کرلی ہے۔ خودمختاری کے بعد آئرش ری پبلکن آرمی تخفیف اسلحہ کے خصوصی کمیشن کے لئے اپنا نمائندہ نامزد کرے گی۔

بور ترین شخصیت

ایک امریکی رائے عامہ کے ادارے نے جو سروے کیا ہے اس کے مطابق ہیلری کلنٹن کو 1999ء کی بور ترین شخصیت قرار دیا گیا ہے۔

اوجلان کی سزائے موت معطل کی جائے

یورپی یونین کی عدالت نے کہا ہے کہ ترکی کرد لیڈر عبداللہ اوجلان کی سزائے موت کا فیصلہ معطل کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 4۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-06
اتوار 5۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-25
اتوار 5۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-51

استعفیٰ مانگتے تو انکار نہ کرتا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اگر نواز شریف مجھ سے استعفیٰ مانگتے تو انکار نہ کرتا میرے اور نواز شریف کے درمیان اختلافات نہیں تھے۔ حیران ہوں اچانک ان کے ذہن میں فتور آگیا۔ آئین کے مطابق چلتے تو دکھ نہ ہوتا۔ انہوں نے جو راستہ اختیار کیا وہ فوج میں بدگمانی کے مترادف تھا۔ انہوں نے فوج میں انتشار پھیلانے کا راستہ اختیار کیا۔ طیارہ کیس من گھڑت کہانی نہیں۔ سابق حکومت کی منفی سوچ اور سازش بے نقاب ہو چکی ہے۔ نواز شریف کی سزا و جزا کا اختیار صرف عدالتوں کو ہے۔ اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ مارشل لاء کی افواہیں پھیلانے والے ملک و قوم کے خیر خواہ نہیں۔ مارشل لاء لگانا ہوتا تو 12۔ اکتوبر کو لگا دیتا۔ 15۔ دسمبر کے بعد بھی کچھ نہیں ہوگا۔ بھارت ہماری نرمی کو بزدلی نہ سمجھے۔

اسامہ کے بارے میں زور نہیں دیں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اسامہ کیلئے افغانستان پر زور نہیں دیں گے امریکہ افغان حکومت کو تسلیم کرلے۔ افغانستان خود مختار ملک ہے پاکستان کا اس پر کوئی کنٹرول نہیں۔ افغانوں کو اپنے فیصلے کرنے کا حق حاصل ہے۔

فوج اقتصادی بحران ختم کرسکتی ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ فوج اقتصادی بحران ختم کرسکتی ہے۔ مشکلات کے باوجود ملک کو اقتصادی عدم استحکام سے نکالنے کا عزم اور ارادہ رکھتے ہیں۔ پاکستان کو آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ جنت بنانے کی خاطر بھرپور جدوجہد کی جائے گی۔ پاکستانی عوام عظیم قوم کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ عوامی وقار کی بحالی میری پالیسی کا حصہ ہے۔ انہوں نے یہ باتیں نوشہرہ کے سکول آف آرٹلری کے افسروں سے خطاب میں کہیں۔

طیارہ کیس مکمل دہشت گردی قرار دے دیا گیا

وزارت قانون کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے جس کے مطابق طیارہ کیس کی تمام دفعات کو انسداد دہشت گردی ایکٹ میں شامل کردیا گیا ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے بعد انسداد دہشت گردی کی اس عدالت کے دائرہ اختیار کو چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔ اب یہ خصوصی عدالت ضابطہ فوجداری تعزیرات پاکستان کی ان دفعات کے تحت درج مقدمات کی سماعت کرسکے گی۔ تازہ حکم کے مطابق ہائی جیکنگ کے اقدام، مذہبی منافرت پھیلانے کی سازش، اغوا برائے تاوان، غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور قرآن پاک کی بے حرمتی جیسے جرائم بھی انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے دائرہ اختیار میں آگئے ہیں۔ اب فوری سماعت ہو سکے گی۔

جنرل مشرف کو روکا جائے

سپریم کورٹ میں ایک اور آئینی پٹیشن دائر کی گئی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے 12۔ اکتوبر کے اقدام کے بارے میں عدالتی فیصلہ تک جنرل پرویز مشرف کو امور مملکت انجام دینے سے روک دیا جائے۔

چالان ہفتے کو پیش ہوگا

طیارہ کیس کے ملزمان کے خلاف چالان ہفتے کے روز پیش ہوگا۔ پیر سے روزانہ سماعت ہوا کرے گی۔ ایک ہفتہ کے اندر فیصلہ متوقع ہے۔

رانا ثناء اللہ کے خلاف بغاوت کا مقدمہ

معطل ایم پی اے رانا ثناء اللہ کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ فیصل آباد کے مسلم لیگی رہنما کے خلاف مقدمہ کرنے کا انکشاف اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے ہائی کورٹ میں حبس بے جا کی درخواست کی سماعت کے دوران کیا۔ ایس ایچ او نے ایف آئی آر پیش کردی۔ چنانچہ عدالت نے نظربندی کے خلاف درخواست غیر موثر قرار دے دی۔

100-افراد کے قاتل کا انکشاف

لاہور میں ایک شخص نے پولیس کو اطلاع دی ہے کہ وہ 100- افراد کا قاتل ہے۔ اور مقتولین کے کپڑے اور جوتیاں فلاں جگہ پر ہیں۔ اور تازہ دو لاشیں بھی موجود ہیں۔ پولیس نے لاشیں برآمد کرلیں۔ اس شخص نے لکھا ہے کہ وہ اب خودکشی کرنے جارہا ہے۔ اس واقعے کو ملکی تاریخ کی بدترین سیریل کلنگ قرار دیا جارہا ہے۔ تاہم یہ بھی خیال ہے کہ یہ ساری کہانی دو لاشوں کی تحقیقات کا رخ موڑنے کے لئے کی گئی ہے۔

18-رکنی مشاورتی گروپ کی تشکیل

خارجہ پالیسی اور سلامتی امور کے لئے ایک 18- رکنی مشاورتی گروپ قائم کیا گیا ہے جن میں اہم افراد میں ریٹائرڈ جنرل کے ایم عارف، ائرچیف مارشل (ر) ذوالفقار علی خان، سابق سفیر منصور احمد، ڈاکٹر شیریں مزاری اور تنویر احمد خان شامل ہیں۔

جنرل مشرف کے والد انتقال کرگئے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے والد گرامی جناب مشرف الدین انتقال کرگئے۔ انکی عمر 82 سال تھی۔ وہ دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔

سڑک کی تعمیر کی تحقیقات

اڈہ پلاٹ سے رائے ونڈ فارم تک سڑک کی تعمیر کی تحقیقات بھی شروع کردی گئی ہے۔ اس سڑک پر 14- کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ اس سڑک پر خرچ ایک ریکارڈ ہے۔

حسن نواز نے سرکاری مہمان کے طور پر عمرہ کیا

سابق وزیراعظم نواز شریف کے صاجزادے حسن نواز عمرہ کرنے اور سعودی حکام سے مذاکرات کرنے سعودی عرب پہنچے تو سرکاری مہمان کے طور پر ان کا اعزاز کیا گیا اور ان کو مکمل پروٹوکول دیا گیا۔

مسلم لیگی کراچی پہنچیں گے

سابق وزیراعظم نواز شریف سے یکجہتی کے لئے مسلم لیگی رہنماؤں کو کراچی پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ متعدد سابق وفاقی اور صوبائی وزراء اور سابق اراکین پارلیمنٹ کراچی روانہ ہوگئے۔

حسین نواز کی کراچی منتقلی

معزول وزیراعظم نواز شریف کے صاجزادے حسین نواز کو کراچی منتقل کردیا گیا ہے۔ ان کو بھی طیارہ کیس میں نامزد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ برطرف وزیراعظم کے بڑے صاجزادے سے ملیر چھاؤنی میں پوچھ گچھ شروع کردی گئی ہے۔ حسین نواز کو وزیراعظم ہاؤس کے پروٹوکول افسر کے بیان کی روشنی میں کراچی منتقل کیا گیا۔ مزید ملزمان کو وعدہ معاف گواہ بنائے جانے کا بھی امکان ہے۔

شہباز، سیف اور جعفر لغاری نادہندہ

سٹیٹ بنک نے نادہندگان کی نئی فہرست جاری کردی ہے اس کے مطابق شہباز شریف، سیف الرحمان اور جعفر لغاری کو نادہندہ قرار دے دیا گیا ہے۔ مخدوم احمد محمود اور علی رضا دریشک کے نام خارج کردیئے گئے۔

عدلیہ کے متعلق سچ لکھنا

صوبائی وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ عدلیہ کے متعلق سچ لکھنا توہین عدالت نہیں ہے۔ موجودہ دور میں کوئی بھی حکومت آزادی صحافت پر قدغن لگانے کا نہیں سوچ سکتی۔ اخبارات کو ازخود اپنی حدود کا تعین کرنا چاہیے۔ عدالت مقننہ کے ایسے امور پر دخل اندازی نہیں کرسکتی جس سے مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔

بجلی مہنگی کرنے کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے واپڈا کا اعتراض مسترد کرتے ہوئے بجلی کے بلوں پر جنرل سیلز ٹیکس وصول کرنے کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ جس کے تحت گھریلو، کمرشل اور صنعتی صارفین کے لئے بجلی کے بلوں پر 15 فیصدی جنرل سیلز ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ واپڈا نے کہا تھا کہ 30 فیصد سبسڈی کی واپسی سے بل بڑھ چکے ہیں۔ صارفین پر 15 فیصد مزید کا بوجھ ڈالا گیا تو وہ احتجاج کریں گے۔

اللہ شافی — گھریلو ہومیوپیتھک علاج — اللہ شافی
"ہومیوپیتھک یعنی علاج بالمثل" 1999 اور "ہومیوپیتھک نسخہ جات"
سے بالکل آسان اور زود اثر علاج کے لئے 234 ادویات کا
خوبصورت مدیف کیس رعائتی قیمت پر دستیاب ہے
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ
فون۔ 212399

البشیرز
پیج
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کیلئے
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

سندھی بیڈ شیٹ اور رلّی
ربوہ میں پہلی بار
ان سلے جاپانی سوٹ اور سندھی کامدار گلوں کے
ساتھ ساتھ اب سندھی بیڈ شیٹ اور رلّی مختلف
جاذب نظر کلرز میں دستیاب ہیں۔
اکبر احمد۔ 32/4 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر
ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان فون 212866

رین بو فیشنز
فیصل آباد، لاہور کے چکروں سے نجات
چلڈرن، بوائز، گرلز، لیڈیز اور جینٹس کی منفرد
اور نت نئی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
رینبو فیشنز
ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلیٹی اسٹور۔ ربوہ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61